احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 3 دسمبر 2003ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 3 دسمبر 2003ء 8 شوال 1424 ہجری - 3 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 273

یتیم پروری

حضرت ابن عمرؓ ایک یتیم کو اہتمام سے کھانے پر مدعو کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ کھانے پر نہ آیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے اسے تلاش کروایا مگر وہ نہ ملا۔ کھانے کے بعد وہ آیا تو ابن عمرؓ نے اس کا کھانا لانے کیلئے کہا۔ پیغام ملا کہ شہد اور ستو موجود ہیں۔ انہوں نے وہی اس یتیم کو پیش کر دیئے اور فرمایا تم نقصان میں نہیں رہے۔

(الادب المفرد باب فضل من يعول يتيما)

عیدالفطر کے موقع پر نیکیوں کو جاری رکھنے کا عزم اور غرباء سے سچی ہمدردی کے موضوع پر ایمان افروز خطبہ

غرباء کے ساتھ مستقل تعلق قائم رکھتے ہوئے انہیں ان کے پاؤں پر کھڑا کریں

عید کی حقیقی خوشی تب ملے گی جب عہد کریں کہ ہم نے اپنی نیکیوں کو مزید بڑھانا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ 26۔ نومبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ عیدالفطر کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26۔ نومبر 2003ء بروز بدھ بیت الفتوح لندن میں نماز عیدالفطر پڑھائی اور خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں عید کی حقیقی خوشیاں حاصل کرنے کیلئے غرباء کیلئے سچی ہمدردی پیدا کرنے ان کو ان کے پاؤں پر کھڑا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور رمضان کی عبادات کو سارا سال جاری رکھنے کی تلقین فرمائی جس سے حقیقی عید کی خوشی حاصل ہوگی۔ خطبہ کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر آپ خواتین کی طرف تشریف لے گئے جس کے بعد آپ نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا حضور انور کا خطبہ عیدالفطر بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ عید کے آغاز میں سورۃ الفجر کی آیت 28 تا 31 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پھر آ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔ حضور نے فرمایا ہر مذہب میں خوشی کے تہوار منائے جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے خوشی کے اظہار کرتے ہیں شور شرابے اور بگاڑ کے باوجود وہ اپنے غریبوں کے لئے پیسے اکٹھے کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ ہمارے دین میں عید شور شرابے، اچھے کپڑے پہننے یا کھانے پینے کیلئے نہیں بلکہ یہ اس قربانی کے اظہار کیلئے ہے جو اللہ کے احکامات کی پابندی کر کے دی جاتی ہے۔ ہم اللہ کی رضا کی خاطر رمضان میں اپنے اوپر پابندیاں لگاتے ہیں تا اس کے فضلوں کو سمیٹیں۔

رمضان میں جہاں عبادات پر زور دیا گیا ہے وہاں ضرورت مندوں کا خیال رکھنے کا بھی حکم ہے۔ عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے اور ضرورت مندوں کا خیال کرے۔ یہ عمل خدا کے فضل سے ذاتی اور جماعتی سطح پر ہو رہا ہے لیکن ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔ یہ کام اچھا کھلانے اور پہنانے تک ہی ختم نہیں کرنا۔ جس طرح عید کے دن ان کا خیال رکھا جا رہا ہے ان رابطوں کو توڑنا نہیں بلکہ ان پر نظر رکھیں خود بھی ان کا دھیان رکھیں اور نظام کو بھی مطلع کریں۔ ان کو کام پر لگائیں ان کی ہمت بندھائیں یہ ان پر جاری احسان ہوگا۔ اس طرح کم استطاعت والوں کو اٹھانے کی کوشش کریں تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص اگلے سال عید پر دوسروں کی مدد کر رہا ہو اس طرح پر معاشی استحکام سے اخلاقی معیار بھی بلند ہوں گے اور پاکیزہ معاشرے کا قیام عمل میں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق کے ساتھ پیش آتا ہے اللہ اس کو ضائع نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کسی کے فعل کو ضائع نہیں کرتا۔ مخلوق کی خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کرتی ہے۔ جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے وہ نیک کاموں کی تلقین کرے اور بنی نوع کی ہمدردی کرے۔ دوسروں کی خدمت اور شفقت سے عمر دراز ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عید کے دن ہمیں یہ عہد بھی کرنا ہے کہ گزشتہ دنوں میں جو نیکیاں کی ہیں ان کو مزید بڑھانا ہے۔ اپنے روحانی معیار کو اس قدر بلند کرنا ہے کہ خدا کی طرف سے راضیۃ مرضیۃ کی آواز آئے۔ ہمیں حقیقی عید کی خوشی تب میسر آئے گی جب نمازوں کے معیار بلند ہونگے، نماز باجماعت، اطاعت خلیفہ، حقوق العباد اور عہد بیعت نبھانے کا خیال رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اطمینان قلب عطا کرے اپنی معرفت عطا فرمائے اور دونوں جہانوں کی جنت کا وارث بنائے۔ آمین

ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ

حضرت شیخ امام بخش صاحب شاہجہانپوری کی روح پرور روایت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ معہ خدام گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے ایک شخص درمیان میں ایسا تھا کہ اس کے کپڑے بالکل میلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ ایک امیر اور خوش پوش نے اسے ذرہ کہنی سے دبایا کہ پیچھے رہو۔ پھر کھالینا۔ حضرت صاحب کی نظر پڑ گئی آپ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی کہ ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے اور ہر مامور کی جماعت غرباء سے ترقی کرتی رہی ہے۔

''اگر کسی ذی مقدرت دوست کو کوئی غریب برا معلوم ہو یا اس سے نفرت آوے تو اسے چاہئے خود الگ ہو جائے''

(الفضل 31 جولائی 1998ء)

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف...... اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔''

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کوڑا کرکٹ ڈسٹ بن میں پھینکیں

ربوہ میں مختلف محلہ جات میں ڈسٹ بن لگوائے جا رہے ہیں۔ اور بعض محلہ جات میں پہلے ہی ڈسٹ بن بنے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ وغیرہ ان ڈسٹ بن میں پھینکیں تا کہ ہم اپنے شہر کو ظاہری صفائی کے لحاظ سے بھی نمونہ بنا سکیں۔ اس امر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ ان ڈسٹ بن کی صفائی ہر دوسرے دن کروائی جایا کرے۔ امید ہے احباب تعاون فرمادیں گے اور بالخصوص گھروں میں کام کرنے والے ملازمین کو پابند کریں گے کہ وہ گند وغیرہ مقررہ جگہ ڈسٹ بن ہی میں پھینکیں۔

ہفتہ میں کم از کم ایک دن اپنے گھر کے باہر صفائی اور پانی چھڑکاؤ کا بندوبست فرمائیں۔ اس سے آپ کے گھر کا ظاہری ماحول بھی صاف ستھرا نظر آئے گا۔ چھڑکاؤ سے گرد وغیرہ نہیں اڑے گی اور بیماریوں وغیرہ سے بھی محفوظ رہا جا سکے گا۔

(مہتمم وقار عمل)

بیت الذکر عبادت الٰہی کے لئے بنائی جاتی ہے یہاں سے سچا مومن کبھی کسی کے خلاف نفرت کی آواز نہیں بلند کرسکتا

اکنافِ عالم میں احمدیہ بیوت الذکر بیت الفتوح کی طرح امن کا گہوارہ ہیں

بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے ہمیں خدا کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا ہوگی

بیت الفتوح کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ خصوصی تقریب منعقدہ 11/اکتوبر 2003ء سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(پریس ڈیسک): بیت الفتوح جو جماعت احمدیہ نے لندن کے مورڈن کے علاقہ میں حال ہی میں تعمیر کی ہے کے افتتاح کی مناسبت سے 11/اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ طاہر ہال میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں 600 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے 44 ممالک سے بطور خاص تشریف لانے والے نمائندگان کے علاوہ 17 ممالک کے ہائی کمشنرز، ڈپٹی ہائی کمشنرز، اور سفیر صاحبان، برطانیہ اور کینیڈا کے ممبران پارلیمنٹ، یورپی یونین کے ممبران پارلیمنٹ، گھانا کے ڈپٹی وزیرازجی، لارڈ ایوبری، لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر، لندن کے مختلف علاقوں کے میئر صاحبان نیز کرائیڈن اور لیمنگٹن سپا کے میئر صاحبان بھی موجود تھے۔

اس خصوصی تقریب کے شرکاء سے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ دینی تعلیم یہ ہے کہ ہم خداتعالیٰ کو جو ہمارا خالق ہے حاضر ناظر جانیں اور دلوں میں اس کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی مخلوق کے ساتھ پیار، محبت اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ یہ اس تعلیم کا خلاصہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ دینی تعلیم ہے تو کیسے ممکن ہے کہ بیوت الذکر سے نفرت کی آوازیں بلند ہوں۔ بیوت الذکر تو خداتعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اس لئے ایک سچا مومن بیت سے کبھی بھی نہ تو دیگر شہریوں کے خلاف اور نہ ہی حکومت وقت کے خلاف نفرت کے نعرے بلند کرسکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہر سچے مومن کا فرض ہے کہ وہ ملکی قوانین کی پوری پابندی کرے اور جس حکومت کا وہ باشندہ ہے اس کا اطاعت گزار ہو۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے:

''ایک سچا (۔) جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہو اس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظلِ عاطفت کے نیچے وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے، مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا''۔

(تحفۂ قیصریہ صفحہ نمبر 29)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ دین کی خوبصورت تعلیم ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کو اچھی طرح جانتے ہیں یا اس کے ساتھ ان کا رابطہ ہے وہ اس بات کی توثیق کرسکتے ہیں کہ احمدی قانون شکنی، جرائم یا ایسے اقدام جن سے مخلوق خدا کو نقصان پہنچے کوسوں دور رہتے ہیں۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ انسانیت کی خدمت پر کمربستہ رہی ہے اور ہم افریقہ کے غریب ممالک میں بلا استثناء مذہب، انسانیت کی خدمت ہسپتالوں اور سکولوں کی صورت میں کررہے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین سے ایک عہد لیا ہوا ہے کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود خداتعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں تاکہ دنیا کو دین کے اصلی چہرے سے روشناس کروائیں اور اس کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں رواج دیں تو انہیں اس بات کا بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ خداتعالیٰ کی خاطر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق وسائل کو استعمال کر کے خداتعالیٰ کی مخلوق کی بہبودی کے لئے کام کریں۔ اس لئے ہر احمدی کو مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ انسان کی تخلیق کے دو مقاصد ہیں۔ اولاً انسان صرف خدائے واحد کی پرستش کرے اور دوئم یہ کہ وہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے بیوت الذکر تعمیر جاتی ہیں۔ اور اسی لئے جماعت احمدیہ نے اکناف عالم میں بیوت الذکر تعمیر کی ہیں جو سب اس بیت کی طرح امن کا گہوارہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری دلی تمنا ہے کہ آپ جس جگہ بھی رہتے ہیں کسی بھی مذہب، نسل یا قومیت سے تعلق رکھتے ہوں اپنے اردگرد امن کا ماحول قائم کریں اور انسانیت کے دکھوں کا مداوا کریں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھیں پھر ہمیں کوئی بھی اس تباہی سے نہیں بچا سکتا جس کی طرف دنیا تیزی سے جارہی ہے۔ یقیناً یہ تباہی دوسری جنگ عظیم کی تباہی سے زیادہ ہولناک ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انسانوں کی بھلائی کے لئے ہمیں خداتعالیٰ کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا ہوگی اور اسی کی طرف رجوع کرنا ہوگا اور اسی سے مدد حاصل کرنا ہوگی۔ خداتعالیٰ کی عبادت کے بغیر انسان اپنے مقصد کو نہیں پاسکتا۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش کرکے حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے، نہ محض قال سے، ان کی کیفیت بیان کروں''۔ (لیکچر لاہور صفحہ 34)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کماحقہ انجام دینے اور دنیا میں امن قائم کرنے کی توفیق بخشے۔

اس تقریب میں حاضرین میں سے مرٹن بورو کی میئر میڈم Maxine Martin، ممبر پارلیمنٹ Roger Cascle، کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ Jim Karygiannis، ممبر پارلیمنٹ برطانیہ Dominique Greaves، لارڈ ایوبری اور امیر جماعت احمدیہ UK مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے بھی خطاب کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2003ء)

دین کی تمکنت

ختم ہوئے تمام غم اس کے کرم سے دم بدم
دین کی تمکنت ہوئی دن بدن قدم قدم

دیس بدیس ہیں منتظر منزلوں پہ منزلیں
ہیں میر کارواں پہ وا راستوں کے پیچ و خم

ہاتھ میں اس کے ہاتھ دو لحہ بہ لحہ ساتھ دو
مانگو خدا سے بھی سدا اس کی بقا بچشمِ نم

عطاء المجیب راشد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء ⑧

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

عقل اور دین کا تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ 1996ء میں عقل سلیم نور الٰہی اور اس کا تعلق ظاہری نظام شمسی سے بیان کر کے دعوت الی اللہ کرنے کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

عقل سلیم اس عقل کو کہتے ہیں جو تعصب سے پاک ہو کر سوچتی ہے۔ جو کسی دلی خواہش یا کسی اور مقصد کی خاطر اپنے غور کو گندا اور میلا نہیں کرتی۔ بلکہ جب بھی غور کرے گی ہر رجحان ہر میلان ہر تعصب سے بلند ہو کر کرے گی اسے عقل سلیم کہا جاتا ہے۔ فرمایا عقل سلیم عطا فرمائی گئی آپؐ کو اور "جمیع اخلاق فاضلہ جبلی و فطرتی" وہ تمام اخلاق فاضلہ جو آپؐ کی بناوٹ سے تعلق رکھتے تھے یا اس پاک فطرت سے تعلق رکھتے ہیں جو ہر ایک کو دی جاتی ہے ان اخلاق فاضلہ کو اور اس عقل کو اس دل کے بعد ایک لطیف تیل سے تشبیہ دی۔ پس یہ عقل ہے جو دل میں وہ دیا روشن کرتی ہے جس دیے کے روشن ہونے سے خدا کا نور پھیلتا ہے اور خدا کے نور کا شعلہ دل میں جگمگانے لگتا ہے۔ تو دل اگر برتن ہے تو اس کا پاک اور صاف ہونا ضروری ہے۔ اس برتن میں چکنے کا کیا۔ وہ تیل جلے گا جو انسان کی صفات حسنہ کا خلاصہ ہے۔ اس میں اس کے تمام اخلاق فاضلہ شامل ہیں اس کی عقل سلیم شامل ہے اس کی فہم اور ادراک کی طاقتیں شامل ہیں یہ سب ہوں تو انہی کا نام خدا نے وہ تیل رکھا ہے جس کا بیان فرمودہ تمثیل میں ذکر ہے۔ فرمایا "یہ نور عقل ہے" پہلا نور قلب تھا یہ نور عقل ہے۔

"کیونکہ منبع و منشاء جمیع لطائف اندرونی کا قوت عقلیہ ہے۔"

ہر چیز کا منبع قوت عقلیہ ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جو مذہب کو Rationality یعنی عقلی تقاضوں کے ساتھ اس طرح ہم آہنگ کر دیتی ہے کہ اسلام کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مذہبی عقائد ایک طرف کھڑے ہیں اور عقل دوسری طرف کھڑی ہے۔ مذہبی نور بنتا ہی عقل کی آمیزش سے ہے اور عقل کی آمیزش نہ ہو تو مذہب میں کوئی نور باقی نہیں رہتا مگر عقل سلیم ہونی چاہئے۔ ہر میلان سے پاک اور صاف ہونی چاہئے اور دل کی آماجگاہ ایسی روشن ہونی چاہئے کہ وہ عقل کو دھندلا نہ دے اور کسی بیرونی بد اثر کے نتیجے میں وہ نور اس سے باہر دکھائی نہ دے۔ یعنی شیشہ میلا کر دیں گے تو نور اسی حد تک دھندلایا ہوا دکھائی دے گا یا اور میلا کر دیں گے تو دکھائی دینا بند ہی کر دے گا۔ تو یہ نور عقل ہے "کیونکہ منبع و منشاء جمیع لطائف اندرونی کا قوت عقلیہ ہے۔" قوت عقلیہ کو تیز کرو گے تو تمہارے اندر لطائف جو ہیں وہ اور زیادہ چمکتے چلے جائیں گے۔

اب آپ دیکھ لیں کہ مثلاً ایک دوست ہے وہ خالص دوست ہے اس کا مخلص ہونا اس کے دل سے تعلق رکھتا ہے مگر آپ کے کسی کام کا ہے بھی کہ نہیں اس کا تعلق اس کی عقل سے ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بے وقوف دوست سے تو عقلمند دشمن بہتر ہے کیونکہ وہ کچھ مارے گا تو عقل سے مارے گا۔ بے وقوف دوست تو اپنی طرف سے بھلائی کر رہا ہو گا وہاں پھینکے گا جہاں سے تمہارے لئے نجات کی کوئی راہ نہیں ملے گی۔ تو حقیقت یہ ہے کہ عقل نیت سے تعلق نہیں رکھتی نیت دل سے تعلق رکھتی ہے اور دوستی اور دشمنی کا تعلق دل سے ہے وہ اس کی آماجگاہ ہے۔ عقل نہ ہو تو یہ دوستی کسی کام کی نہیں۔ عقل نہ ہو تو انسان دشمنی بھی نہیں کر سکتا۔ دشمنی بھی بھونڈے طریق پہ کرے گا اور بعض دفعہ وہ دشمنی اپنے اوپر الٹ پڑے گی۔ تو جمیع لطائف جس کا انسان کی ذات سے تعلق ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں وہ عقل کے چشمے سے پھوٹتے ہیں۔ پس اپنی عقلوں کو صیقل کرو ورنہ تمہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ نور ہے کیا؟ کیا پاؤ گے کیسے سمجھو گے جب تک عقل سلیم اور وہ ایک چمکتی ہوئی عقل جس کو ایک تیل سے تشبیہ دی گئی ہے جب تک وہ تمہیں میسر نہیں آئے گی۔

پھر فرماتے ہیں: (حضرت مسیح موعود)

"پھر ان تمام نوروں پر ایک نور آسمانی کا جو وحی ہے نازل ہونا بیان فرمایا یہ نور وحی ہے۔"

نور الٰہی کی طرف بلانا

یہ مکمل تصویر بنتی ہے۔ دل ہو تو ایسا ہو عقل ہو تو ایسی ہو پھر اس پر وہ آسمان سے وحی کا نور اترے پھر وہ شخص ہے جو دعوت الی اللہ کا مستحق بنتا ہے۔ تو نور وحی نے اذن کا کام کیا ہے۔ نور وحی کے بغیر اذن ہے ہی نہیں۔ نور وحی کے بغیر کسی کو اس کے پیچھے چلنے کی ہدایت بھی موجود نہیں ہے۔ فرمایا (-) "میں آدم کو ٹھیک ٹھاک کر لوں یعنی اس کو عقل بخش دوں اس کا توازن پیدا کر دوں اس کی صفات حسنہ کو متوازن بنا دوں پھر بھی تم نے اس کی پیروی نہیں کرنی" (-) جب میرا اذن اس پر اترے شعلہ امر نازل ہو تب وہ اس لائق ہو گا کہ تم نے اس کی پیروی کرنی ہے تب وہ داعی الی اللہ کے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر سب دنیا کو اس نور کی طرف بلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"یہی حقانی اصول ہے جو وحی کے بارے میں قدوس قدیم کی طرف سے قانون قدیم ہے اور اس کی ذات پاک کے مناسب پس اس تمام تحقیقات سے یہ ثابت ہے کہ جب تک نور قلب و نور عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نور وحی ہرگز نہیں پاتا۔"

جب تک یہ دونوں نور کامل نہ ہوں یعنی اس کے اندر ظرف کے مطابق کامل سے مراد ہر شخص کا اپنا ظرف ہے اس کو بھی دیکھنا ہو گا۔ تو مراد یہ نہیں کہ ہر شخص کو ایک ہی جیسا نور وحی عطا ہوتا ہے۔ فرمایا اس کی ذات میں جو کچھ بھی صلاحیتیں ہیں جب وہ درجہ کمال کو پہنچ جائیں تب ان پر یہ شرط ہے کہ ان کے درجہ کمال پر پہنچنے کے بعد نور وحی نازل ہو گا ورنہ ہرگز نہیں ایسا نور اس کو عطا نہیں ہوتا جو ان صفات کو کمال تک نہ پہنچائے۔

"اور پہلے اس سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کمال عقل اور کمال نورانیت قلب صرف بعض افراد بشریہ میں ہوتا ہے کل میں نہیں ہوتا۔ اب ان دونوں ثبوتوں کو ملانے سے یہ امر بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ وحی اور رسالت فقط بعض افراد کاملہ کو ملتی ہے نہ ہر یک فرد بشر کو۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 191 تا 198)

پس وحی اور رسالت کے مرتبے پہ کھڑا کرنا کہ میرے اذن کے ساتھ آگے پیغام پہنچاؤ یہ ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتا صرف انبیاء کاملہ کو نصیب ہوتا ہے۔

دعوت الی اللہ کیسے کریں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم پھر دعوت الی اللہ کیسے کریں۔ نہ ہماری عقل صیقل ہو درجہ کمال تک پہنچے نہ دل اتنا صاف اور پاک ہو کہ ہر دوسرے میلان سے بچا ہوا ہو اور مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اور کسی کو یہ وحی کا درجہ نصیب ہی نہیں ہوتا تو ان اندھیروں میں ہم کس کی طرف بلائیں گے۔ جو بے نور جھولیوں میں اندھیرے لئے پھرتے ہوں ان کو حق کیا ہے۔ ان کو تو اذن بھی نہیں پھر ملا۔ یہ وہ الجھن ہے جسے میں دور کرنے کی خاطر اب اس اقتباس کے بعد حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھ کے سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں:-

"پس گناہوں سے بچنے کیلئے اس نور کی تلاش میں لگنا چاہئے جو یقین کی کرار فوجوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوتا اور ہمت بخشتا اور قوت بخشتا اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔"

روحانی نظام شمسی

فرمایا تم سراج منیر تو نہیں بن سکتے مگر سراج منیر کا فیض تو پا سکتے ہو۔ اور جب تک وہ فیض نہیں پاؤ گے تمہارے اندر یقین پیدا ہو ہی نہیں سکتا اور غلاظتیں صاف نہیں ہو سکتیں۔ سب سے اچھا ذریعہ Disinfect کرنے کا سورج کی روشنی کے سامنے ڈال دینا ہے۔ جیسے اعلیٰ پائے پر سورج کی روشنی Disinfect کرتی ہے یعنی جراثیم کی آلودگیوں سے پاک کرتی ہے ویسی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اب دیکھ لیں کب سے کائنات وجود میں آئی ہے کب سے دنیا اپنی ان کیمیاوی ترقیات کے بعد اور حیات کی نشو و نما کے بعد غلاظتوں میں ملوث ہوتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ جہاں ایک طرف کسی غذا کا فیض پاتا ہو وہاں دوسری طرف اس غذا کی گندی اور بدبودار صورت کا جسم سے نکالنا بھی ایک لازمی امر ہے۔ بیکٹیریا بھی کھاتے ہیں اور بیکٹیریا بھی اپنے فضلوں کو باہر پھینکتے ہیں۔ تو اگر یہ سلسلہ جاری ہے کروڑہا سال سے تو یہ ساری دنیا غلاظتوں سے بھر جاتی یہاں تک کہ بیکٹیریا کیلئے بھی سانس لینے کی جگہ باقی نہ بچتی۔

نظام شمسی دنیاوی غلاظتیں ختم کرتا ہے

وہ کونسی طاقت ہے جو اس سارے نظام کو از سر نو صحت بخشتی ہے ہر غلاظت کو دور کرتی ہے اور اس کی جگہ پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔ یہ نظام شمسی ہے سورج روز آتا ہے اور ساری رات کے گند دھو کر پھر دوسرے دن چلا جاتا ہے اور پھر دوبارہ آتا ہے اور پھر وہ اس کی صفائی کرتا ہے۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ سورج کی صفائی کا نظام کتنا وسیع ہے۔ کیسی کیسی شعاعیں اس میں موجود ہیں وہ کس کس چیز پر کیا اثر ڈالتی ہیں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ اگر سورج نہ نکلتا تو ساری دنیا گندگی سے بھر جاتی۔ پس آنحضرت ﷺ کو سراج منیر جو فرمایا گیا تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ شبہات کی غلاظتوں کو دھوؤ اور وہ تبھی ممکن ہے کہ روشنی کے سامنے نکلو اس سراج منیر سے فیض پاؤ جسے خدا نے تمہیں پاک صاف کرنے کیلئے بنایا ہے وہ کیا کرتا ہے۔

"آسمان سے نازل ہوتا ہے اور ہمت بخشتا ہے اور قوت بخشتا ہے اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے اور دل کو صاف کرتا اور خدا کی ہمسائیگی میں انسان کا

گھر بنا دیتا ہے۔ پس افسوس ان لوگوں پر کہ بچوں کی گرد و غبار میں کھیلتے اور کوئلوں پر لیٹتے ہیں اور پھر آرزو کرتے ہیں کہ ہمارے کپڑے سفید رہیں اور حقیقی نور کو تلاش نہیں کرتے اور پھر چاہتے ہیں کہ ظلمت سے نجات پاویں۔''

روحانی روشنی ظلمت سے نجات کا ذریعہ

پس ہمیں کیا کرنا ہے ہمیں دنیا کو ظلمت سے نجات بخشنے سے پہلے اس الٰہی نور سے تعلق باندھنا ہے جس کو سراج منیر فرمایا گیا اور وہ اذن الٰہی سے چمکا ہے۔ اس سے اذن پائیں گے تو ہم بھی اذن کے مقام پر کھڑے ہوں گے۔ اگر اس سے اذن نہیں پائیں گے تو ہم بھی اذن کے مقام پر کھڑے نہیں ہوں گے۔ اذن کا مقام دوطرفہ مقام ہے۔ ایک طرف سے انسان اذن پاتا ہے اور دوسری طرف اذن جاری کرتا ہے۔ اور آدم کو جو سجدے کی تعلیم دی گئی وہ یہی مضمون ہے جو بیان ہوا ہے کہ جب ہم نے اسے اذن دیا تو اسے صاحب اذن بھی بنا دیا اور پھر تمہیں مجبور کیا گیا کہ اس کو سجدہ کرو، اس کی اطاعت کرو۔ اور یہ سجدہ بعض دفعہ طوعی ہوتا ہے، بعض دفعہ جبری ہوتا ہے طوعاً و کرھاً جیسا کہ فرمایا ہے۔

سراج منیر سے نور حاصل کرنا

اور یہ امر واقعہ ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کے نور سے باشعور طور پر آنکھیں کھول کر تعلق باندھتے ہیں اور اپنے اندر اس کی گرمی محسوس کرتے ہیں ان کی باتوں میں ایک ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ لوگ سنتے ہیں اور مانتے ہیں اور بعض دفعہ بڑے بڑے سرکش بھی اپنی گردنیں ان کی آواز کے سامنے جھکانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہی دلائل جب کوئی دوسرا شخص دیتا ہے تو ان کے دل پر کوئی اثر نہیں کرتے۔ پس یہ نور کی صفت ہے اور اس نور کی صفت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اذن کے مقام پر فائز فرمایا ہے۔ اور وہ سب سے اعلیٰ درجے کا نور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور ہے جو سراجاً منیراً بن کے چمکا۔ پس آج اگر کسی احمدی نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کرنا ہے تو اس نور سے فیضیاب ہوئے بغیر وہ ہرگز اس حق کو ادا نہیں کر سکتا۔ وہ نور ہے جو اپنے دلوں میں سمانا پڑے گا۔ اس کی کچھ روشنی اپنے اخلاق میں ڈال کر اپنے اخلاق کو جگمگانا پڑے گا۔ جتنی جتنی روشنی تم پاؤ گے اتنا ہی تم صاحب نور ہوتے چلے جاؤ گے اتنا ہی تم خدا کی طرف بلانے کے حق دار بنتے چلے جاؤ گے ورنہ تمہیں یہ حق نصیب نہیں ہوگا۔

فرماتے ہیں:۔

''حقیقی نور کیا ہے وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے۔''

پس ایک طرف فرمایا کہ وحی صرف ان کیلئے ہے جن کو انبیاء کا مقام عطا کیا گیا ہے، زمرہ انبیاء کہا جاتا ہے۔ دوسری طرف تعلق باللہ کی نفی نہیں فرمائی گئی الہام کی نفی نہیں فرمائی گئی اس وحی کی نفی نہیں فرمائی گئی جو وحی نبوت سے علاوہ ہے۔ پس بالکل یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ باقی سب بالکل کورے اور بے فیض ہی رہیں گے۔ نور سے آپ کا تعلق باندھنا ضروری ہے کیونکہ وحی مقام نور پہ اترتی ہے خواہ وہ غیر نبی کی وحی بھی ہو وہ بھی مقام نور چاہتی ہے۔ پس محمد رسول اللہ کے نور سے فیضیاب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ یہی آخری مقام ہے، آخری مقام کی طرف یہ تعلق لے کر جائے گا۔ آنحضرت ﷺ سے تعلق آپ کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جہاں خدا کی توجہات اترتی ہیں جہاں خدا کا پیار نازل ہوتا ہے اور یہ توجہات اور یہ پیار انبیاء کیلئے خاص نہیں بلکہ ہر انسان کو عطا ہوتی ہیں۔

''جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے۔ اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہشمند کو ضرورت ہے۔''

فرمایا کوئی بھی نجات کا خواہشمند ایسا نہیں جو اس نور کے بغیر گزارہ کر سکے اور یہ نور ہر ایک کو عطا ہو سکتا ہے مگر اس دور میں وساطت حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے بغیر نہیں عطا ہو سکتا۔

''کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔ جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے کہ مــن کــان (-) یعنی اس کا مطلب ہے جو کوئی بھی اس دنیا کی زندگی میں اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائے گا۔

''اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشانوں سے منور کروں گا۔''

پس وحی اگر انبیاء کیلئے مخصوص ہے تو وحی رسالت ہے جس کی بات مسیح موعود فرما رہے ہیں۔ دوسری وحی کی بہت سی اقسام ہیں جو نہ صرف یہ کہ ہم سب کو نصیب ہو سکتی ہیں بلکہ ہوتی ہیں اور اپنے ساتھ نشانات لے کر آتی ہیں اور ان کے بغیر ہمیں نور کو آگے پہنچانے کا حق ہی نہیں ملتا اذن ہی نصیب نہیں ہوتا۔ تو بغیر اذن کے (دعوت الی اللہ) کرو گے تو اندھیروں سے اندھیروں کی طرف ہی بلاؤ گے کوئی بھی اس کا فائدہ نہیں ہے اور تمہاری (دعوت الی اللہ) میں برکت بھی کوئی نہیں ہوگی۔ جو لوگ پیدا ہوں گے وہ ویسے ہی اندھے ہوں گے جیسے پہلے تھے۔ پس وہ لوگ جو تعداد کی خاطر (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے دنیا کو کوئی بھی فیض نہیں پہنچایا۔ جیسے سیاہ بخت پہلے تھے وہ لوگ ویسے ہی سیاہ بخت بعد میں رہے، نام بدل گئے۔ (..........) مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس نتیجے میں ان کو کوئی ایسی روشنی نصیب ہوئی ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اگر ہوئی ہے اور وہ وہ روشنی ہے جو آپ نے فیضان محمدؐ سے پائی تھی ﷺ تو پھر ان کو زندہ کرنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ پھر وہ نور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں پھر طاقت ہے کہ آگے نشوونما پائے مگر اس کا پہلا بیج بویا جانا لازم ہے اس کے بغیر از خود کوئی شخص اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر نہیں کر سکتا۔ پھر فرماتے ہیں۔

''یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔''

یعنی فــی هــذه اعــمــیٰ (-) کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

''اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشانوں سے منور کر دوں گا۔''

یہاں انبیاء کی کوئی شرط نہیں ہے۔

''یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلا دوں گا یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی۔''

یہ بھی ایک بہت اہم نکتہ ہے جس کا دعوت الی اللہ سے تعلق ہے وہ یہ ہے جن کی نظر میں خدا کے سوا اور عظمتیں ہیں ان کو وہ جرأت اور وہ سربلندی نصیب ہی نہیں ہوتی جو خدا کی طرف سے نمائندہ بن کر کلام کرنے والے کو ہوتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19-اپریل 1996ء)

محمد یوسف بقاپوری صاحب

سیدنا طاہر کی چند یادیں

غالباً جنوری 1967ء کا واقعہ ہے۔ خاکسار بسلسلہ ملازمت راولپنڈی کنات لائن ویسٹرج میں رہائش پذیر تھا۔ ایک مرتبہ دفتر کے سیمینار کے سلسلہ میں میری ریلوے سٹیشن پر ڈیوٹی لگائی گئی۔ چند محکمے کے افسران کراچی سے بذریعہ چناب ایکسپریس راولپنڈی آ رہے تھے۔ چناب ایکسپریس راولپنڈی میں علی الصبح فجر کی نماز سے پہلے پہنچتی ہے۔ میں جب افسران کو لے کر ریلوے اسٹیشن سے باہر نکلا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اکیلے کھڑے ہیں۔ ان دنوں آپ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تعارف کرایا۔ اور پوچھا کہاں تشریف لے جانا ہے۔ فرمایا کہ مکرم ایم۔ ایم۔ احمد صاحب کے ہاں جانا ہے۔ خاکسار نے پیش کش کی کہ میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کا سوٹ کیس اٹھانا چاہا تو انہوں نے منع کیا۔ اور خود ہی سوٹ کیس ہاتھ میں پکڑ کر گاڑی کی طرف آئے۔ میں نے افسران کا تعارف آپ سے کرایا۔ اور پہلے آپ کو حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کی رہائش گاہ واقع ہارلے اسٹریٹ پر پہنچایا۔ آپ اس وقت تک اندر داخل نہیں ہوئے۔ جب تک کہ ہمیں رخصت نہ کر دیا۔ حالانکہ اس وقت اندھیرا تھا۔ اور ابھی فجر کی اذان بھی نہ ہوئی تھی۔

حضور خلافت سے پہلے اپنی زمینوں پر جو احمد نگر میں واقع ہیں۔ سائیکل پر روزانہ دودھ لینے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار نے دیکھا کہ آپ ایک مردہ کتے کو جو بیچ سڑک پر پڑا تھا اور اس سے ماحول سخت بدبودار تھا۔ اسے سڑک سے دور ہٹا رہے ہیں۔ اس کام کو کرنے میں کوئی عار نہ سمجھا۔ حالانکہ ٹریفک رواں دواں ہے۔ لوگ آ جا رہے ہیں۔ لیکن خدمت خلق کی توفیق آپ ہی کو حاصل ہوئی۔ اور آپ نے راستہ صاف کر دیا۔ جن دنوں اسلام آباد کی جماعت راولپنڈی کے ساتھ تھی۔ ان دنوں خدام الاحمدیہ کا اجتماع بیت نور راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ جمعہ کا دن تھا اکثر خدام اس خیال سے سنتیں نہیں پڑھ رہے تھے کہ نمازیں جمع ہوتی ہیں۔ اتنے میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب تشریف لائے۔ تو انہوں نے اعلان کیا کہ خواہ نمازیں جمع ہوں۔ نماز جمعہ کے خطبہ سے پہلے بیت الذکر میں کم از کم دو نوافل ضرور پڑھنے چاہئیں کہ یہ سنت ہے۔

خاکسار کا ایک بیٹا بچپن میں فوت ہو گیا۔ یہ مئی 1971ء کی بات ہے۔ دو بیٹیاں تھیں۔ حضور کو اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ 2 ستمبر 1982ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضور نے محمد داؤد نام عطا فرمایا۔ میری بڑی بیٹی عزیزہ ثمر یوسف نے جب پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے (ایجوکیشن) کیا۔ تو حضور نے انعام کے طور پر ایک رومال اور قلم بوساطت امیر صاحب اسلام آباد بھجوایا۔ جو اس کے پاس بطور تبرک ہے۔

اپریل 1984ء کے اوائل میں جب حضور اسلام آباد تشریف لائے تو اس وقت ''اک حرف ناصحانہ'' کا انگریزی ترجمہ کرنے کے لئے بریگیڈئر وقیع الزماں صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں خاکسار کی ڈیوٹی مسودہ کو ٹائپ کرنا تھا۔ الیکٹرک ٹائپ رائٹر کا انتظام کیا گیا۔ عشاء کے بعد کام شروع ہوا جو صبح تک جاری رہا۔ تین دن ایسا ہوتا رہا۔ حضور اور بریگیڈئر صاحب انگریزی میں مسودہ بھجواتے تھے۔ خاکسار ٹائپ کر کے اندر پہنچاتا تھا۔ اس کے بعد درستگی کر کے فائنل ٹائپ ہوتا تھا۔ جب مسودہ فائنل ٹائپ ہو گیا۔ تو اس کی فوٹو کاپیاں اسلام آباد میں سفارت خانوں میں بھجوائی گئیں۔ حضور میری ٹائپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انعام میں سو روپے کا نوٹ دیا۔ خاکسار نے دعا کے لئے عرض کیا۔ کہ سیکشن آفیسر کا امتحان دینا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ فوراً فرمایا کہ ضرور کامیاب ہو گے۔ میں تو تمہیں سیکشن آفیسر ہی سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد خاکسار سیکشن آفیسر کے امتحان میں کامیاب ہوا اور مئی 1985ء سے بطور سیکشن آفیسر تعینات ہوا۔

مکرم فضل احمد شاہد صاحب

تعارف کتب حضرت مصلح موعود

نجات

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود نے 28 دسمبر 1922ء کو جلسہ سالانہ قادیان میں ایک ایمان افروز اور پر معارف خطاب فرمایا جس کا عنوان ''نجات'' ہے۔ آپ نے اپنے خطاب میں اس امر کا اظہار فرمایا کہ نجات فطرت انسانی میں داخل ہے اور اس کا خیال تمام انسانوں میں پایا جاتا ہے۔ نجات کا خیال لوگوں میں بکثرت پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے اپنے لیکچر میں مختلف مذاہب اور مختلف خیال کے لوگوں کے تصور نجات کو بیان فرمایا ہے۔ اور بڑی شرح وبسط سے دینی نقطہ نظر کی وضاحت فرمائی ہے۔ اس پر مغز لیکچر کی بعض خاص باتیں درج ذیل ہیں۔

نجات کی اقسام

قسم اوّل دنیاوی تکالیف

قسم اوّل کی قرآن کریم کی رو سے پانچ اقسام ہیں۔

(1) جسمانی عذاب سے نجات یعنی ایسی تکلیفوں سے بچ جانا جن کا اثر جسم انسانی پر پڑتا ہے جیسے بیماریاں وغیرہ۔

(2) مالی مشکلات سے بچ جانا۔

(3) ذلت اور رسوائی سے بچنا۔

(4) حسرات اور احساسات کے عذاب سے بچنا

(5) خیالات کی پراگندگی کے عذاب سے بچنا۔

(تلخیص صفحہ 11-12)

مندرجہ بالا پانچ اقسام ایک قسم کی شاخیں ہیں یعنی دنیا میں جو تکالیف انسان کو آتی ہیں ان کی 5 اقسام ہیں۔ ان کا دور ہونا اور ان سے بچنا بھی نجات کا ادنیٰ درجہ ہے۔

دوم: ۔ دوسری قسم کا عذاب بدعقائد یا ضمیر کا عذاب ہے۔ یعنی ضمیر انسان کو ملامت کرتی ہے۔ ایک بات پر وہ قائم ہوتا ہے مگر اندر سے ضمیر کہتی ہے تو جھوٹ بول رہا ہے۔ اس سے بچ جانا دوسری قسم کی نجات ہے۔

سوم: گناہ یا بداعمال کے عذاب سے بچنا۔

چہارم: میلان گناہ کے عذاب سے بچنا۔

پنجم: گناہ کے طبعی نتائج سے بچنا۔

ششم: انسان گناہ کے شرعی نتیجہ سے بچ جائے۔

ہفتم: ۔ بُعد الٰہی سے انسان نجات پا جائے۔

نجات حاصل کرنے والے کی علامتیں

اس عنوان کے تابع حضور نے یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو گناہوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یا لقاء الٰہی کے لئے روحانی سفر اختیار کر رہے ہیں۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ ان کا سفر صحیح سمت کو جا رہا ہے۔ اس کے لئے آپ نے 11 علامتیں تجویز فرمائی ہیں۔

1۔ انسان دیکھے کہ جب اس سے نیکی سرزد ہوتی ہے تو کیا وہ خوش ہوتا ہے؟ .... اگر بدی سرزد ہوتی ہے تو کیا استغفار کرتا ہے یا نہیں۔

2۔ انسان بدی کو اپنے نفس سے نہ چھپائے۔

3۔ نیکی کر کے طبیعت میں فخر عجب اور تکبر نہ پیدا ہو۔

4۔ دکھاوے کے لئے نیکی نہ کرے۔

5۔ انسان دیکھے کہ اس کے دل میں لوگوں کی ہمدردی بڑھتی جا رہی ہے یا نہیں۔

6۔ انسان دین کے کام کو اپنا کام سمجھے۔

7۔ ایسے انسان کے لئے معرفت کی کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ اپنے دل میں خوشبوئے اتصال پاتا ہے۔ یہ اندرونی احساس ہے۔

8۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر اس کا دل ڈر جائے۔

9۔ اپنی بدیوں سے آپ واقف ہونے لگے۔

10۔ ایسے انسان کیلئے نیکیوں کی باریک در باریک راہیں کھولی جاتی ہیں۔

11۔ ایسا انسان ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی قضاء پر خوش ہوتا ہے..... حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''جو انسان خدا تعالیٰ کی گود میں اپنے آپ کو بچہ کی طرح سمجھتا ہے۔ وہ یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ خواہ اس پر کس قدر مشکلات اور مصائب آئیں خدا اسے تباہ نہیں ہونے دے گا'' (ص 39-38)

نجات یافتہ کی علامتیں

جو انسان نجات حاصل کر چکا ہو اس کی یہ علامتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

☆ پہلی باتیں جو بیان کی گئی ہیں جب وہ کثرت سے اور شدت سے پیدا ہو جائیں تو انسان سمجھ لے کہ نجات حاصل ہوگئی ہے۔

☆ نجات یافتہ کو خدا تعالیٰ الہام کے ذریعہ بتا دیتا ہے کہ تم نجات پا گئے اور ملائکہ فوراً اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر اس کی خدمت میں لگ جاتے ہیں۔

☆ ایسے شخص کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور بکثرت قبول ہوتی ہیں۔

☆ ...... ایسے شخص کو دعا کی قبولیت سے بذریعہ الہام مطلع کیا جاتا ہے۔

☆ ...... جب مقابلہ ہوتا ہے تو ایسے انسان کی دعا سنی جاتی ہے اور دوسروں کی رد کی جاتی ہے......

☆ ایسے لوگوں کی دعاؤں کی قبولیت طبعی قانون کو توڑ ڈالتی ہے۔

☆ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ موقع دیتا ہے کہ وہ مانگیں اور خدا تعالیٰ انہیں دے۔

☆ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو مدد اور نصرت دیتا ہے۔

☆ ایسے لوگوں کے دشمن ہلاک کئے جاتے ہیں۔

☆ ایسے انسان سے نیک لوگ محبت کرنے لگتے ہیں۔

نجات کا مضمون بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے بعض ضمنی باتیں بھی بیان فرمائی ہیں۔ جو اصل مضمون کو سمجھنے کیلئے ضروری ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

طبعی تکالیف کیوں آتی ہیں

اس سوال کے جواب میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''طبعی تکالیف انسان میں مدارج پیدا کرنے کے لئے آتی ہیں'' (صفحہ 14)

''جس قدر کوئی زیادہ تکالیف اٹھاتا ہے اسی قدر لوگ اسے بڑا بناتے ہیں۔ پس بعض تکالیف مدارج کی ترقی کے لئے آتی ہیں'' (صفحہ 14)

''بعض تکالیف طبعی احکام کی خلاف ورزی کی وجہ سے آتی ہیں''۔ (صفحہ 14)

مصائب کی اغراض

مومنوں پر مصائب لانے کی چار اغراض ہیں:

1۔ خدا تعالیٰ ابتلاء کے ذریعہ انسان کو بتاتا ہے کہ تیری کیا حالت ہے؟

2۔ جب مومن اس سے اوپر ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو تکالیف میں ڈال کر دوسروں کو دکھانا چاہتا ہے کہ دیکھو میرا یہ بندہ کیسا صابر اور کیسا شکر گزار ہے۔

3۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''ابتلاء اس لئے نازل ہوتا ہے کہ بندہ کو خواہش ہوتی ہے کہ نیکی کا کام اور تو رہا نہیں اب میں کیا کروں؟ خدا تعالیٰ اس پر ابتلاء نازل کر کے اس کے لئے کام نکالتا ہے اور اس وجہ سے اس پر تکلیف آتی ہے'' (صفحہ 18)

4۔ چوتھی غرض ان مشکلات کی یہ ہوتی ہے کہ ان کے ذریعے اس بندہ سے خدا تعالیٰ اپنی محبت اور تعلق کا اظہار کرتا ہے''۔ (صفحہ 18)

ابتلاء اور عذاب میں فرق

حضرت مصلح موعود نے ابتلاء اور عذاب میں فرق کرتے ہوئے چھ باتیں بیان فرمائی ہیں۔

1۔ عذاب کا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہوتی ہے مگر ابتلاء کا یہ نتیجہ نہیں ہوتا۔

2۔ عذاب کے نتیجہ میں نقصان کی زیادتی ہوتی ہے اور ابتلاء میں نفع کی زیادتی ہوتی ہے۔

3۔ عذاب جس انسان پر نازل کیا جاتا ہے اس کے دل میں مایوسی اور گھبراہٹ ہوتی ہے مگر جس پر ابتلاء نازل ہوتا ہے اس کے دل میں اطمینان اور تسلی ہوتی ہے۔

4۔ عذاب کے دور کرنے کی انسان جب کوشش کرتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا جاتا ہے مگر جس پر ابتلاء آتا ہے اس کا فہم رسا ہو جاتا ہے اور وہ بات کو خوب سمجھنے لگ جاتا ہے۔

5۔ ابتلاء میں انسان کو احساس بلا نہیں ہوتا بلکہ لذت آتی ہے۔

6۔ عذاب میں روحانیت کم ہو جاتی ہے مگر ابتلاء میں زیادہ ہو جاتی ہے.........

حضرت مصلح موعود نے جہاں متعدد علمی معارف بیان فرمائے ہیں وہاں لیکچر کے آخر میں تناسخ کے عقیدہ پر سیر حاصل بیان دیا اور تناسخ پر دس اعتراضات کی شکل میں دس کاری ضربیں لگائی ہیں۔

صلح میں شریک کرلیں

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اندر آئے تو حضرت عائشہؓ کو بلند آواز میں حضورؐ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سنا۔ حضرت ابوبکرؓ غصہ میں آگئے اور چاہا کہ حضرت عائشہؓ کو پکڑ کر ایک تھپڑ لگائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آڑے آگئے۔ ابوبکرؓ، عائشہ کو کہہ رہے تھے کہ میں آئندہ تجھے حضورؐ کے سامنے بلند آواز سے بولتے ہوئے نہ سنوں۔ اور اسی غصہ میں وہ چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ تو نے دیکھا کہ میں نے اس آدمی کی مار سے تجھے کس طرح بچایا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکرؓ دوبارہ آئے تو میاں بیوی کو راضی خوشی پایا تو کہنے لگے کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کرلو جس طرح تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ حضورؐ نے بلاتوقف فرمایا۔ ہاں ہاں، ہم تمہیں شریک کرتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب المزاح)

بیسویں صدی کے بدترین سیلاب

سال	مقام	اموات
1911	چین	100,000
1939	چین	200,000
1947	جاپان	1900
1953	یورپ	2000
1954	ایران	2000
1955	بھارت/پاکستان	1,700
1959	میکسیکو	2000
1960	بنگلہ دیش	6000
1960	بنگلہ دیش	4000
1968	بھارت	1,000
1968	جنوب مشرقی بھارت	780
1972	پاکستان	1,500
1974	برازیل	1,000
1974	بنگلہ دیش	2500
1978	بھارت	1200
1979	بھارت	15000
1981	چین	1300
1982	گوئٹے مالا	1300
1987	بنگلہ دیش	1000
1988	بھارت	1000
1995	چین	1200
1998	پاکستان	300
1998	چین	3,000
1998	بنگلہ دیش	850
1998	پاپوا نیوگنی	3000

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35390 میں امۃ القیوم جاوید زوجہ جاوید احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن 50 گرام مالیتی -/30000 روپے۔ نقد رقم -/10000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ القیوم جاوید زوجہ جاوید احمد باجوہ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 18355

مسل نمبر 35391 میں مبارکہ جاوید زوجہ جاوید احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 132 گرام مالیتی -/81640 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبارکہ جاوید زوجہ جاوید احمد باجوہ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 18355

مسل نمبر 35392 میں ثمینہ جاوید زوجہ جاوید احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 107 گرام مالیتی -/64332 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثمینہ جاوید زوجہ جاوید احمد باجوہ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 18355

مسل نمبر 35393 میں نصرت جہاں بیگم زوجہ سفیر احمد باجوہ قوم جہانگیری پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے پینتیس تولے مالیتی -/213000 روپے۔ نقد رقم -/60000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت جہاں بیگم زوجہ سفیر احمد باجوہ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 سفیر احمد باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 18355

مسل نمبر 35394 میں شازیہ خالد زوجہ خالد محمود قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 115 گرام مالیتی -/85000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شازیہ خالد زوجہ خالد محمود ڈرگ کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 عمران اطہر ولد محمد رفیق گرین ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 2 ذکاء اللہ

مسل نمبر 35395 میں شاھدہ حسین زوجہ نعیم حسین پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد علی سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/495190 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ حسین زوجہ نعیم حسین، محمد علی سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر 1 منیر احمد ولد محبوب علی کراچی گواہ شد نمبر 2 نسیم عزیز ولد عزیز حسین کراچی

مسل نمبر 35396 میں امۃ المتین زوجہ مرزا محمد اقبال قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 220 گرام مالیتی -/145640 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المتین زوجہ مرزا محمد اقبال نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد اقبال خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق مغل

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم راجہ عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 27 نومبر 2003ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کو وقف نو کی تحریک میں قبول کرتے ہوئے ''افشاں منان'' نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ چکوال کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد قاسم مجوکہ صاحب وائس پریذیڈنٹ (ر) یو بی ایل ساکن دارالعلوم غربی ربوہ کی بیٹی مکرمہ عائشہ مجوکہ صاحبہ کا نکاح مورخہ 21 نومبر 2003ء کو ہمراہ مکرم کلیم احمد خان ابن مکرم مودود احمد خان صاحب مرحوم مقیم فرینکفرٹ جرمنی، مبلغ سات لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ مکرمہ عائشہ مجوکہ صاحبہ مکرم ملک غلام محمد مجوکہ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب کی پوتی ہے۔ جبکہ مکرم کلیم احمد خان مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کا بھتیجا ہے۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد لکھتے ہیں کہ میرے خالو مکرم ماسٹر چوہدری محمد صدیق صاحب ولد مکرم میاں تاج الدین صاحب آف مراد آباد کالونی سرگودھا مورخہ 24 نومبر 2003ء بعمر 75 سال وفات پاگئے۔ وفات کے وقت وہ اپنے متبنّیٰ اور خاکسار کے بھائی مظفر احمد مبشر صاحب کے ہاں لاہور میں بغرض علاج موجود تھے۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ فدائی احمدی اور فعال داعی الی اللہ تھے۔ سرگودھا میں لمبے عرصہ تک عاملہ میں رہے۔ اپنے گھر کو نماز سنٹر کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز پہلے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ادا کی گئی۔ بعد ازاں بیت مبارک ربوہ میں نماز تراویح کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

نکاح وشادی

مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی معلم وقف جدید دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ کی بیٹی مکرمہ عطیۃ العزیز صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم یاسر عمران صاحب ابن مکرم مظفر احمد صاحب دارالیمن وسطی ربوہ حال امریکہ 23۔ اکتوبر 2003ء بروز جمعرات مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ دس ہزار امریکن ڈالرز پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی موجودگی میں دارالعلوم شرقی میں تقریب رخصتانہ کے وقت پڑھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام دارالیمن میں کیا گیا اس موقعہ پر مکرم حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد بٹ صاحب کنری ضلع میرپور خاص سندھ لکھتے ہیں کہ ان کے واقف نو بیٹے جمیل احمد عمر 6 سال اور دیگر دو احمدی بچوں کو عید کے روز پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو کامل صحت عطا فرمائے اور اپنے خاص فضل سے تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین (وکالت وقف نو)

ضرورت انسپکٹر تعلیمی ادارہ جات

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو پاکستان بھر میں واقع اپنے تعلیمی اداروں کیلئے ایک ایسے انسپکٹر کی ضرورت ہے جو کہ خدمت کے جذبے سے کام کرنے کی خواہش رکھتا ہو اور اس ذمہ داری کو نبھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ مندرجہ ذیل قابلیت کے حامل احمدی احباب درخواست دینے کے اہل ہیں۔ بنام ناظر تعلیم سادہ کاغذ پر اپنی درخواستیں مکمل دستاویزات اور مکرم امیر / صدر صاحب جماعت / ضلع کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 14 دسمبر 2003ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں۔ مورخہ 15 دسمبر 2003ء بوقت 9:00 بجے صبح نظارت تعلیم میں ہونگے۔ جس کی الگ سے کوئی اطلاع نہ کی جائے گی۔

اہلیت:۔

1۔ عمر کم از کم 40 سال
2۔ تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوایٹ (B.Ed ترجیحاً)
3۔ کمپیوٹر آپریٹ کرنا جانتے ہوں۔
4۔ محکمہ تعلیم کے قواعد سے واقفیت رکھتے ہوں (محکمہ تعلیم سے ریٹائرڈ ترجیحاً)
5۔ صحت اچھی ہو۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیلی فوج کا بڑا آپریشن اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے میں کارروائی کے دوران 4 فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا جبکہ فلسطینی مصالحت کار کو بھی گولی ماردی گئی۔ فائرنگ سے کئی فلسطینی زخمی ہوگئے۔ اسرائیلی فوج کی بھاری تعداد 60 سے زائد ٹینک بکتر بند گاڑیاں اور کمانڈوز دستے رملہ میں گھس گئے اور گھر گھر تلاشی لی گئی عمارتوں کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔ کارروائی ایسے وقت کی گئی جب امریکی نمائندہ جان براؤن امن روڈ میپ کے نفاذ کے لئے اسرائیلی اور فلسطینی حکام سے بات چیت کر رہا تھا۔ اور چند گھنٹے بعد دونوں جانب کے مذاکرات کاروں کے درمیان غیر سرکاری امن سمجھوتہ ہونے والا تھا۔ فلسطینی وزیراعظم احمد قریع نے کہا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ اس وقت تک مذاکرات نہیں ہوسکتے جب تک وہ مغربی کنارے میں ''حفاظتی دیوار'' کی تعمیر سے باز نہیں آجاتا۔ اسرائیلی وزیراعظم شیرون نے کہا کہ مذاکرات کیلئے کوئی شرط قبول نہیں۔

افغانستان میں حملے افغانستان میں اتحادی فوجیوں پر مسلسل حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ ترین حملوں میں 7 اتحادی فوجیوں سمیت 11 ہلاک ہوگئے درہ پیچ لک سپری میں اتحادی فوجیوں پر میزائلوں اور راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ اتحادی طیارے اور جنگی ہیلی کاپٹر حرکت میں آگئے۔ بمباری سے تین مقامی افراد جاں بحق ہوگئے۔ امریکی فوج دوربین کیمرے اور دوسرا سامان چھوڑ گئے۔ جنرل دوستم نے بھاری ہتھیار حکومت کے حوالے کرنے سے انکار کردیا ہے۔

انڈونیشیا کا مذہبی رہنما الزام سے بری

انڈونیشیا کی ایک عدالت نے دہشت گردی اور بغاوت کے الزام میں گرفتار ابوبکر بشیر کو بری کر دیا ہے۔ جماعت اسلامیہ کے سربراہ کو گزشتہ سال بالی بم دھماکوں کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ تاہم غیر قانونی سرگرمیوں پر 4 سال قید کا حکم دیا گیا ہے۔ ابوبکر بشیر کے وکیل نے کہا کہ وہ کسی قسم کی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث نہیں انہیں چار سال قید کی سزا امریکہ آسٹریلیا اور سنگاپور کے سیاسی دباؤ کے پیش نظر کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ میں اپیل کرینگے۔

افغان قیدیوں کی ہلاکت کے حقائق ایمنسٹی انٹرنیشنل نے افغان قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک رکھنے پر امریکی فوج پر سخت تنقید کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ وہ افغان قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک بند کرے اور گزشتہ سال دوران حراست ہلاک ہونے والے افغان قیدیوں کی ہلاکتوں کے بارے تحقیقات منظر عام پر لائے۔ قیدیوں کو بین الاقوامی قوانین کے تحت سہولیات فراہم کرے۔

سعودی عرب میں علماء کی خدمات سعودی حکومت نے القاعدہ دہشت گردوں سے معلومات کیلئے علماء کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔ عالم دین کو جیل بھیجا جاتا ہے جو قرآن پاک سامنے رکھ کر دہشت گردوں کو قائل کرتا ہے کہ اسلام میں قتل و غارت کا تصور نہیں۔ ریاض میں امریکی سفارتخانے کے ترجمان کیرل کالن نے انٹرویو میں بتایا کہ اس نئے طریقہ کار کی بدولت سعودی عرب کے دو مشہور مذہبی گروپوں ناصر الفہد اور علی الخذیر نے انتہاپسندی کے نظریات ترک کردیئے ہیں۔

مغربی چین میں زلزلہ چین میں مغربی علاقے میں زلزلہ کے نتیجہ میں کم از کم 10۔ افراد ہلاک اور 34 زخمی ہوگئے جبکہ 700 مکانات تباہ ہوگئے۔ زلزلے کی شدت 6.1 ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کے جھٹکے کئی علاقوں میں محسوس کئے گئے۔

آئیوری کوسٹ میں سرکاری ٹی وی پر قبضہ

آئیوری کوسٹ کے فوجی افسروں نے قومی ٹی وی چینل پر قبضہ کرکے آرمی چیف سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔

کانگرسی امیدوار کے 7 ساتھی قتل بھارت کی چار ریاستوں میں انتخابات مکمل ہوگئے ہیں۔ انتخابات کے دوران تشدد کے واقعات بھی ہوئے۔ ایک کانگرسی امیدوار کے 7 ساتھیوں کو قتل کر دیا گیا۔ انتخابات واجپائی حکومت کیلئے انتہائی اہم ہیں۔ دہلی، مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ میں 590 نشستوں کے لئے 5348 امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوا۔

نئے یورپی دفاعی اتحاد کی ضرورت نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ نیٹو کی موجودگی میں نئے یورپی دفاعی اتحاد کی ضرورت نہیں۔ امریکہ نے یورپی یونین کو خبردار کیا ہے کہ 19 ملکوں پر مشتمل یورپی یونین کو خود مختار اور دفاعی سیل قائم نہیں کرنا چاہئے۔ نیٹو کے رکن ممالک کی ایک بڑی اکثریت نیٹو کو جاری رکھنے پر متفق ہے اور اسے خطرے سے دوچار کرنے والے کسی منصوبے کے مخالف ہے۔ افغانستان اور عراق میں نیٹو کے فوجی دستوں کی تعداد میں اضافے کیلئے اور بوسنیا میں نیٹو کی تعداد میں کمی پر نیٹو کے وزیر دفاع اور امریکی وزیر دفاع میں اتفاق رائے نہ ہوسکا۔

چیچنیا میں جنگجوؤں کے حملے چیچنیا میں جنگجوؤں نے مختلف حملوں میں 11 روسی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں جبکہ 28 زخمی ہوگئے۔ 5 جنگجو بھی جاں بحق ہوئے۔

22 مشتبہ افراد ترکی کے حوالے استنبول میں ہونے والے بم دھماکوں کی تحقیقات میں اس وقت پیش رفت ممکن ہوگئی جب شام نے 22 مشتبہ ترک باشندوں کو ترکی کے حوالے کرنے کا اعلان کردیا۔ ان مشتبہ افراد کو ترکی کے حوالے کرنے سے اب تک گرفتار افراد کی تعداد 60 ہوگئی۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	3۔دسمبر	زوال آفتاب	11-58
بدھ	3۔دسمبر	غروب آفتاب	5-06
جمعرات	4۔دسمبر	طلوع فجر	5-24
جمعرات	4۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-50

دونوں ملک کنٹرول لائن سے فوجیں ہٹالیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اگر بھارت ایل او سی پر تعینات اپنی فوجیں ہٹالیتا ہے تو پاکستان اس کے جواب میں کل سے فوجیں ہٹانا شروع کر دے گا۔ وہ بی بی سی اور ہندی کے مشترکہ پروگرام ٹاکنگ پوائنٹ میں سامعین کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔ اس سوال پر کہ پاکستان کشمیر کی آزادی کی بات کرتا ہے لیکن خود اس کی فوجیں کشمیر میں موجود ہیں تو پاکستان ان فوجوں کو کب ہٹائے گا۔ اس پر جنرل مشرف نے کہا کہ ہم تو فوجیں ہٹانے کے حق میں ہیں لیکن معاملہ یہ ہے کہ بھارت سے پوچھ لیں۔ ان کے سات لاکھ فوجی سرحد پر لگے ہوئے ہیں جبکہ ہمارے صرف پچاس ہزار ہیں۔ وہ اپنے سات لاکھ ہٹالیں میں بھی اپنے فوجی ہٹانے کیلئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کشمیر پر جو بھی فیصلہ ہوگا عوام کی نمائندہ قومی اسمبلی کے ذریعے ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ملا عمر کوئٹہ میں تھے تو کرزئی نے ہمیں کیوں نہیں بتایا وہ اپنے منصب کا خیال رکھیں ہم نے اب تک چھ سو دہشت گرد پکڑ کر مار بھی دیئے، کرزئی نے کیا کیا؟

فضائی رابطے یکم جنوری سے بحال ہونگے

پاکستان اور بھارت کے درمیان یکم جنوری 2004ء سے فضائی رابطے بحال کرنے کیلئے سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اس طرح دونوں ملکوں کے درمیان فضائی سروس تقریباً دو سال بند رہنے کے بعد بھارتی وزیراعظم واجپائی کے نئی دہلی سے اسلام آباد سفر سے تین دن پہلے دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ وہ سارک سربراہ کانفرنس میں شرکت کیلئے اسلام آباد آئیں گے۔ نئی دہلی میں پاکستان اور بھارت کے شہری ہوا بازی کے حکام کے اجلاس کے بعد جاری کئے جانے والے مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ دونوں ملکوں نے یکم جنوری سے بیک وقت فضائی رابطے اور ایک دوسرے کے علاقے پر سے پروازیں شروع کرنے پر اتفاق کیا۔

نیپالی وزیراعظم کی صدر مشرف اور جمالی سے ملاقاتیں

چیئر مین سارک اور نیپال کے وزیراعظم سوریا بہادر تھاپا نے صدر مشرف اور وزیراعظم جمالی سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ اور پاکستانی قیادت کے ساتھ مذاکرات کئے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ انہوں نے صدر مشرف سے ملاقات کے دوران باہمی امور اور سارک سے متعلق تبادلہ خیال کیا۔ صدر مشرف نے زور دیا کہ سارک کانفرنس کا انعقاد باقاعدہ ہونا چاہئے۔ اور کسی ایک ملک کی مرضی پر اسے ملتوی نہیں کرنا چاہئے۔ وزیراعظم جمالی نے نیپالی ہم منصب کو 4 سے 6 جنوری کو اسلام آباد میں ہونے والی سارک کانفرنس کے انتظامات سے آگاہ کیا۔ ترجمان نے کہا کہ سوریا بہادر تھاپا نے بھارت کے ساتھ تعلقات کی بہتری کیلئے پاکستان کی طرف سے کئے گئے حالیہ اقدامات کو سراہا۔

کانفرنس کے دوران بھارت سے مذاکرات کیلئے تیار ہیں

وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ آئندہ سال جنوری میں اسلام آباد میں منعقد ہونے والی سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر مذاکرات کیلئے تیار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم برصغیر میں قیام امن کے خواہش مند ہیں جو صرف اسی وقت ممکن ہے۔ جب دونوں ملک اس پر باہمی رضامندی ظاہر کریں۔ اب بھارتی قیادت پر منحصر ہے کہ وہ سارک سربراہ اجلاس کے موقع پر پاکستان کے ساتھ مذاکرات کرتی ہے یا نہیں۔ سارک ایک ایسا فورم ہے جس پر دوطرفہ ملکی امور پر بات چیت کی جاسکتی ہے۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئر مین توقیر ضیاء نے استعفیٰ دے دیا

پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئر مین لیفٹیننٹ جنرل (ر) توقیر ضیاء نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ قذافی سٹیڈیم میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے توقیر ضیاء نے کہا کہ انہوں نے ذاتی وجوہات کی بنیاد پر 23 نومبر کو صدر مشرف سے درخواست کی تھی کہ میں 14 دسمبر کو کرکٹ بورڈ کے چیئر مین کی حیثیت سے چار برس مکمل ہونے پر مستعفی ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے میری درخواست قبول کرلی ہے اور 14 دسمبر کو اپنا عہدہ چھوڑ دوں گا۔ میں اب اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں۔ میرے بیٹے جنید ضیاء کی وجہ سے بھی تنقید ہو رہی تھی۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے جانشیں کی حیثیت سے رمیض راجہ کا نام تجویز کیا ہے۔ لیکن نئے چیئر مین کا تقرر صدر مشرف کی صوابدید پر ہی ہوگا۔

پاکستان نے دوسرا میچ بھی جیت لیا

پاکستان نے نیوزی لینڈ کے خلاف 5 ایک روزہ کرکٹ میچوں کی سیریز کا دوسرا میچ بھی 124 رنز سے جیت لیا۔ قذافی سٹیڈیم لاہور میں کھیلے گئے اس میچ میں پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 281 رنز بنائے اور اس کے 6 کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ جبکہ نیوزی لینڈ کی ٹیم 38.5 اوورز میں 157 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ محمد سمیع نے 10 رنز کے عوض 5 وکٹ حاصل کئے اور مین آف دی میچ قرار پائے۔

توقیر ضیاء کو دوبارہ چیئر مین بنا دیا جائے

قومی کرکٹ ٹیم کے کوچ جاوید میانداد نے صدر مشرف سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے مستعفی ہونے والے چیئر مین توقیر ضیاء کا استعفیٰ مسترد کر دیں۔ قذافی سٹیڈیم پریس گیلری میں کپتان انضمام الحق اور مینیجر ہارون رشید کے ہمراہ اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا اس وقت قومی کرکٹ ٹیم کو توقیر ضیاء کی ضرورت ہے۔

سٹاک مارکیٹ کے انڈیکس میں اضافے کا ریکارڈ

عید کی طویل چھٹیوں کے بعد کھلنے والی سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی رہی۔ اڑھائی سو سے زائد کمپنیوں کے حصص کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا۔ مجموعی مالیت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ کاروباری حجم میں تین گنا کے قریب اضافے کا نیا ریکارڈ قائم ہوا۔ کاروبار کا آغاز زبردست تیزی سے ہوا اور پہلے ہی منٹ میں انڈیکس 66 پوائنٹ بڑھ گیا۔ جس کے بعد دن بھر اضافہ ہوتا رہا۔ بتایا گیا کہ پاک بھارت تعلقات میں بہتری تیزی کا باعث بنی۔

اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے پر اظہار تشویش

وزیر اعلیٰ پنجاب نے اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کا جائزہ لینے کے سلسلے میں اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی۔ وزیر اعلیٰ نے بعض اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ رمضان المبارک کی طرح سارا سال قیمتوں میں اعتدال رکھنے کیلئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ ذخیرہ اندوزی، منافع خوری اور مہنگائی کو روکنے کیلئے سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے صوبائی وزراء کو ہدایت کی کہ وہ تمام اضلاع کا دورہ کریں اور ضلعی حکومتوں کے اشتراک سے ضروری اشیاء کی قیمتیں اعتدال پر رکھنے کیلئے وضع کئے گئے پروگرام پر عملدرآمد کرائیں۔

آبادی کی بنیاد پر وسائل کی تقسیم

آبادی کی بنیاد پر محاصلاتی وسائل کی تقسیم کیلئے بلوچستان اور سرحد نے پنجاب کو اپنی حمایت کا یقین دلا دیا ہے۔ پنجاب حکومت 13 دسمبر کو ہونے والے قومی مالیاتی کمیشن کے اجلاس میں وسائل کی تقسیم کیلئے آبادی کو منصفانہ بنیاد قرار دینے کا موقف اختیار کرے گی۔ کیونکہ آئین کے تحت ملک کے کسی بھی صوبے میں کاروبار اور تجارت کرنے کے علاوہ دیگر معاملات میں بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں۔

موجودہ نظام برقرار رکھنے پر اتفاق

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے مابین جاری مذاکرات کے نتیجہ میں مثبت پیش رفت ہوئی ہے اور فریقین نے جمہوریت کے فروغ بقا اور استحکام کیلئے موجودہ سیٹ اپ اور سسٹم کو برقرار رکھنے کے یک نکاتی ایجنڈا پر اتفاق کیا ہے۔

ضرورت ہومیوفزیشن اینڈ آکوپنکچرسٹ

مزید تفصیل بالمشافہ رابطہ: چائنیز آکوپنکچر

اینڈ ہربل میڈی کیئر سنٹر

ریلوے روڈ نزد شریف جیولرز ربوہ

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

★ ریلوے روڈ فون۔ 214750

★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

- ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-638719
- ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212855-212755
- ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسکوائر سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
- ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 محل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
- ہر ماہ 24-23 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-50612
- ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
- کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں۔

مطب حمید

ہیڈ آفس: نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون کلینک: 0431-891024-892571

سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون: 0431-219065-218534

روزنامہ الفضل [illegible] 29